رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت فی پرچہ ۱/۰

اخبار احمدیہ

۲۷ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

جلد ۲ | ۲۸ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۱۸ رجب ۱۳۶۷ھ | ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۲۰

گاندھی جی کے قاتل کیخلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی

نئی دہلی ۲۷ مئی آج صبح دہلی کے تاریخی لال قلعہ میں گاندھی جی کے مبینہ قاتل نتھورام ونائک گوڈسے اور دیگر آٹھ ملزموں کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ وکیل صفائی نے کیس تیار کرنے کے لئے مہلت مانگتے ہوئے دو ماہ کے التوا کی درخواست کی جسے عدالت نے مسترد کر دیا اس کے بعد ملزموں کے خلاف الزامات کی فہرست پیش کی گئی۔ مقدمہ کی مزید سماعت کیلئے اب ۴ جون کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

حیدر آباد ۲۷ مئی ریاست حیدر آباد کے وزیر اعظم میر لائق علی کل نئی دہلی سے آ

کشمیر کمیشن دیگر تنازعات کی بھی چھان بین کریگا؟

لیک سکسیس ۲۷ مئی۔ کل سلامتی کونسل کے اجلاس میں کشمیر کا معاملہ جب زیر بحث آیا۔ تو صدر نے اعلان کیا کہ کشمیر میں مصالحتی کمیشن بھیجنے کیلئے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ صرف امریکہ نے اپنا نمائندہ نامزد کرنا ہے۔ جس کے بعد کمیشن اپنا کام فوراً شروع کر دیگا۔ صدر کونسل نے کشمیر کے علاوہ ہندوستان و پاکستان سے متعلق تین دیگر مسائل کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ کمیشن کو ان اہم مسائل کی چھان بین کا بھی اختیار دیا جائے ان مسائل سے انکی مراد وہ شکایات تھیں۔ جو پاکستان نے جوناگڑھ کے معاملات مسلمانوں کے قتل عام اور سرمایہ وغیرہ روک رکھنے کے متعلق ہندوستان کے خلاف کی تھیں۔ بحث کے دوران میں پاکستان کے نمائندے مسٹر حسن اصفہانی نے ان شکایات کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ معاملات بھی مسئلہ کشمیر سے کسی صورت میں کم اہم نہیں ہیں۔ برطانوی نمائندے نے اس کی مخالفت کی کہ کمیشن کے سپرد دیگر معاملات کی چھان بین بھی کی جائے۔ ہندوستانی نمائندہ نے اس کونسل کے ریزولیوشن کے متعلق اپنی حکومت کے اعتراضات کو دہرایا اور جب تک اس میں مناسب تبدیلیاں نہیں کی جائینگی۔ حکومت ہند اس کی ذمہ داری کو تسلیم نہیں کرے گی۔ البتہ وہ کمیشن سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے

قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق بین المملکتی کانفرنس کی ناکامی

لاہور ۲۷ مئی۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ قیدیوں کے تبادلہ کے سلسلے میں جو بین المملکتی کانفرنس نئی دہلی میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ قیدیوں کا تبادلہ پچھلے دنوں اسلئے رک گیا تھا کہ حکومت ہند نے اس تبادلہ میں دہلی کے قیدیوں کو شامل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ہندوستانی نمائندے اسبات پر مصر ہیں کہ دہلی کو مشرقی پنجاب کی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ وہاں اب بھی مسلمان آباد ہیں پاکستان کا مطالبہ یہ ہے کہ ان ملزموں کا تبادلہ نہایت ضروری ہے جنکے رشتہ دار دہلی چھوڑ کر پاکستان چلے آئے ہیں

ء حیدر آباد پہنچے اور نظام دکن سے ملاقات کر کے انہیں نئے حالات سے مطلع کیا۔

امریکہ کی یہود نوازی پر برطانیہ کی نکتہ چینی

لندن ۲۷ مئی۔ امریکہ نے یہودیوں کی اسرائیلی حکومت کو ۱۰ کروڑ ڈالر قرض دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کی یہ پیشکش نہایت بے محل ہے۔ اس سے اچھے نتائج پیدا ہونے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کی لاہور میں آمد!

لاہور ۲۷ مئی۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں آج صبح کراچی سے لاہور پہنچے یہاں سے آپ سیالکوٹ میں اپنے گھر تشریف لے جائینگے

پاکستانی علاقہ پر ہندوستانی طیاروں کی بمباری

پشاور ۲۷ مئی۔ کل ہندوستانی ہوائی جہازوں نے سرحد پار کر کے گڑھی حبیب اللہ پر جو بمباری کی تھی معلوم ہوا ہے کہ اس کے نتیجے میں ۲۱ افراد ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے آج گڑھی حبیب جا کر اس جگہ کو دیکھا۔ جہاں بم گرے تھے۔

لداخ کی وادی پر آزاد فوج کا قبضہ

تراڑکھل ۲۷ مئی۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ لداخ کی وادی کے بیشتر حصہ پر آزاد فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور وہاں سول حکومت قائم کر دی گئی ہے۔ مہاراجہ کی ملی جلی فوج کے اکثر سپاہی جو وہاں مقیم تھے مارے گئے اور کچھ جان بچا کر بھاگ نکلے۔ بہت سا فوجی سامان آزاد فوج کے ہاتھ لگا۔ آزاد فوج کے چھاپہ مار دستے سری نگر کے قریب بڑی سرگرمی دکھا رہے ہیں بعض دستوں نے نوشہرہ کی طرف ایسے کامیاب چھاپے مارے ہیں کہ وہ سری نگر سے صرف پندرہ میل کے فاصلے پر تھے۔ نوشہرہ کے محاذ پر بھی آزاد فوجوں نے دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا ہے اوڑی اور پونچھ کے علاقے میں ہندوستانی فوج نے کچھ حملے کئے تھے۔ جنہیں پیچھے دھکیل دیا گیا۔

حکم امتناع جنگ کی عدم تعمیل کا رد عمل

عمان ۲۷ مئی آج کل یہاں عرب لیگ کے نمائندوں کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جو اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ حکم امتناع جنگ کی تعمیل نہ ہونے پر سلامتی کونسل کیا قدم اٹھائے گی۔ خیال ہے کہ عربوں کی طرف سے لڑائی بند کرنے کے سلسلے میں ۴۸ گھنٹے کی جو مدت مقرر کی گئی ہے۔ سلامتی کونسل اسے نظر انداز کر دے گی۔ اس وقت سلامتی کونسل کے ممبران اپنی اپنی حکومتوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ کہ کیا لڑائی بند کرنے کے متعلق عربوں کے انکار سے بین الاقوامی امن کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے؟ اگر ہو گیا ہے۔ تو پھر کونسل کو کیا اقدام کرنا چاہیئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حقیقت وفضائل درود شریف

(۲)

از مکرم خواجہ محمد اسماعیل صاحب آف بمبئی درویش قادیان

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس عالم الغیب رحیم خدا نے ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلانے کے واسطے بھی یہ رکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کی طرح ہم بھی نعماء کو منقطع نہ کرلیں۔ اور عاجزی اور فروتنی سے اس رب العالمین کے سامنے جھکے رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔

کما صلیت علیٰ ابراھیمؑ۔ سرسری طور پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور سرور کائنات تو تمام نبیوں کے سردار تھے۔ پھر ہر طرح کی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر پوری کیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ پر کونسی ایسی نعمتیں اور فضل ہیں۔ جن کی طرف ہمیں توجہ دلائی گئی۔ اس جگہ یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیئے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ تشریعی نبی نہ تھے۔ بلکہ حضرت نوحؑ کے طابع تھے۔ اور کما صلیت علیٰ نوحؑ نہیں کہا گیا۔ پھر حضورؐ کو حضرت موسیٰؑ کا مثیل قرار دیا گیا ہے (کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا پ ۲۹ ع ۱۳) اور یہ بھی شارع نبی تھے۔ مگر کما صلیت علیٰ موسیٰ نہیں کہا گیا۔ کما صلیت علیٰ ابراھیم کہنے میں کیا خصوصیت ہے؟ تو قرآن کریم بتاتا ہے یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی ...... انک انت العزیز الحکیم (پ ۱ ع ۱۵) اے بنی اسرائیل ہم نے تم پر بڑی نعمتیں اور فضل کئے تھے۔ مگر تم نے اس کی ناقدری کی۔ اب اس کا خمیازہ تم کو بھگتنا پڑے گا۔ اور اب اس کا کچھ علاج نہیں کوئی بدلہ یا سفارش اب کام نہیں آسکتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے ابراہیم کا امتحان لیا تھا۔ اور وہ سو فیصدی نمبروں پر کامیاب ہوا۔ تو ہم نے اس کو لوگوں کا پیشوا بنا دیا۔ مگر اس نے التجا کی کہ میری اولاد کو بھی اسی طرح نوازنا۔ اور ہم نے وعدہ کر لیا تھا اس شرط کے ساتھ کہ جبتک قدردان رہینگے۔ اور اگر ظالم بن گئے۔ تو پھر چھین لیا جاوے گا۔ اب ہم وعدہ پورا کر چکے۔ دوسری طرف ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت دعائیں کی تھیں کہ اس کو مرجع خلائق بنایا جاوے۔ اور ان میں سے ایک رسول مبعوث کیا جاوے اس کو محمدؐ کے ذریعہ سے پورا کیا جارہا ہے۔

گویا کما صلیت علیٰ ابراھیم کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ ہم تجھ سے اس قسم کے فضل وکرم اور اس قسم کی عنایت و بندہ نوازی کی التجا کرتے ہیں کہ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کو اس کی دُعا سے کئی درجہ بڑھ کر شرف قبولیت بخشا اسی طرح آنحضرتؐ کے حق میں بھی ہمارے خیالوں اور نیتوں سے بڑھ کر فضل وکرم فرما۔ یعنی حضرت اسحاق اور اس کی اولاد سے جو سلوک ہوا۔ اس سے بڑھ کر یہاں ہو۔

یہاں پر ایک غور طلب امر ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت اسحاق نہ قربانی میں حصہ دار نہ دعاؤں میں شریک مگر اُن کی اولاد پر ایک لمبا سلسلہ انعام و اکرام کا جاری رہا۔ حتیٰ کہ وہ ظالم بنکر عتاب الٰہی کے نیچے آئے ادھر حضور سرور کائنات حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے جو خود اپنے آپ کو قُربانی کے واسطے پیش کرنے والے نیز کعبہ کی تعمیر میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ دعاؤں میں شریک۔ تو کیا حضورؐ پر حضرت اسحاق، اور اس کی اولاد سے زیادہ انعام و اکرام جائیں یا نہیں؟

ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین اٰمنوا واللہ ولی المومنین پ ۳ ع ۱۵

یقیناً زیادہ تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے ابراہیم کے ساتھ البتہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ (اس سے وہی لوگ مُراد ہیں جو حضرت ابراہیم کے زمانہ میں ان پر ایمان لائے۔ یہود شامل نہیں کیونکہ قل بل ملۃ ابراھیم حنیفا پ ۱ ع ۱۶ کہکر یہود اور انصار کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے) اور یہ نبی اور وہ لوگ بھی جو اس پر ایمان لائے گویا حضور سرور کائنات اور مومنوں کو حضرت ابراہیمؑ کا زیادہ حقدار قرار دیا گیا ہے اور یہود کو الگ کر دیا گیا ہے۔ آگے فرماتا ہے واللہ ولی المومنین کہ اللہ تو مومنوں کا مددگار ہے یعنی جو مومن بنینگے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور انعام و اکرام ہونگے۔ اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق وہ خدائی مدد کے حقدار بھی ہونگے۔

مذکورہ بالا آیات سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضور سرورکائنات پر اور آپ کی اُمت پر اسحاق اور اس کی اولاد سے زیادہ فضل وکرم کرنا چاہتا ہے۔ یہ حکمت ہے کما صلیت رکھنے میں۔ اب مانگنے والے کی نیت وارادہ کے مطابق خداتعالے کے فضل وکرم ہونگے۔ گویا اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ ایسے لوگ بھی امتِ محمدیہ میں پیدا ہونے والے ہیں۔ جن کو اپنی قدر و قیمت معلوم نہ ہوگی۔ اور ان پر بڑے بڑے انعام جو ہم کرنے والے ہیں۔ اور اُسی واسطے ہم نے اس کو خیر امت بنایا ہے۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاوینگے۔ کہ جو انعامات پہلی امتوں پر ہوئے وہ اب بند ہیں۔ اور ہم پر نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ اس درود میں ہم ان سے بڑھ کر انعام طلب کرنیکی دعا سکھلائے ہیں۔

وعلیٰ آل ابراھیم۔ اس میں بالکل ہی واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ نعمتیں مانگو۔ جو آلِ ابراہیم پر ہوئیں۔ اب کیا آلِ ابراہیم پر سوائے نبوت کے اور کسی نعمت کا ذکر قرآن میں ہے؟ اگر نہیں تو کیا خداوند تعالےٰ نے ہمارے ساتھ نعوذ باللہ مذاق کیا ہے۔ کہ ایک چیز اس کو دینا ہی نہیں اور ہم کو کہہ رہا ہے مانگو کیا اس سے بڑھ کر بھی خداوند تعالیٰ پر کوئی بدظنی ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالےٰ ہم کو اس سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ کے دینے کے وعدہ سے ہمیں کما حقہٗ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور ہماری محنتوں پر نہیں۔ بلکہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں نوازے آمین

انک حمید مجید۔ کیا مطلب وہ تو حمید اور مجید ہے گویا تم مانگنے والو ہم تو دینے کیواسطے تیار ہیں کیونکہ جسقدر زیادہ انعامات کا [illegible]

مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے موصی صاحبان

مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے کسی حصہ سے آنے والے مندرجہ ذیل موصی اپنے موجودہ پتوں سے اطلاع دیں:۔

۱۔ ملک محمد حسین ولد ملک شیر بہادر صاحب قادیان — وصیت نمبر ۶۴۰۲
۲۔ منصورہ بیگم صاحبہ بنت ،، ،، — ،، ۶۴۰۵
۳۔ چوہدری محبوب احمد صاحب ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قادیان — ،، ۶۴۱۰
۴۔ نسیمہ بیگم زوجہ عبدالرحمان صاحب دہلوی دارالفضل ،، — ،، ۶۴۱۵
۵۔ شرافت احمد صاحب ولد مولوی عبدالسمیع صاحب دارالانوار ،، — ،، ۶۴۲۰
۶۔ میجر شمیم احمد ولد کریم بخش صاحب نیو دہلی — ،، ۶۴۲۱
۷۔ کیپٹن نصراللہ خاں صاحب .... — ،، ۶۴۲۲
۸۔ خواجہ محمد گل صاحب ۱ ولنگٹن سکوئر کلکتہ ..... — ،، ۶۴۲۳
۹۔ عبدالحفیظ خاں صاحب ولد محمد ابراہیم خاں صاحب ویرووال ضلع امرتسر — ،، ۶۴۲۹
۱۰۔ کیپٹن چوہدری عزیز احمد صاحب نوشہرہ کینٹ ..... — ،، ۶۴۳۱
۱۱۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب حمیدیہ فارمیسی قادیان ..... — ،، ۶۴۴۵
۱۲۔ رحمت بی بی بیوہ اکبر علی خاں صاحب مرحوم پھگانہ ضلع ہوشیارپور — ،، ۶۴۴۶
۱۳۔ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی دارالفضل قادیان — ،، ۶۴۵۰
۱۴۔ مولوی محمد احمد صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۱۲۵ اللہ بخش سٹریٹ مصری شاہ لاہور .... — وصیت ۶۴۵۱
۱۵۔ محمد انوار حسین خانصاحب ولد ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب .... — ،، ۶۴۵۵
۱۶۔ ملک خیر الدین صاحب دارالشکر قادیان .... — ،، ۶۴۵۹
۱۷۔ نواب دین صاحب ماشکی سیکھواں ضلع گورداسپور ..... — ،، ۶۴۵۷
۱۸۔ عطاء اللہ صاحب ولد محمد بخش صاحب دارالبرکات شرقی قادیان — ،، ۶۴۷۴
۱۹۔ ملک محمد لطیف صاحب ولد ملک عبدالرحمان صاحب دارالرحمت قادیان — ،، ۶۴۷۹
۲۰۔ غلام محمد صاحب ولد مہر قطب الدین صاحب دکاندار مسجد فضل ،، — ،، ۶۴۸۶
۲۱۔ نبیل احمد صاحب ولد اسماعیل صاحب دکاندار مسجد مبارک قادیان — ،، ۶۴۹۱
۲۲۔ سید عبدالسعید صاحب مدرس ہائی سکول قادیان .... — ،، ۶۴۹۲
۲۳۔ اُستانی رشیدہ خاتون صاحبہ زوجہ سخی احمد صاحب دارالرحمت قادیان — ،، ۶۴۹۵
۲۴۔ فضل الدین صاحب مدرس بی۔ آئی ہائی سکول قادیان ..... — ،، ۶۴۹۶
۲۵۔ اُستانی امۃ المجید صاحبہ بنت چوہدری وزیر محمد صاحب قادیان — ،، ۶۵۰۲
۲۶۔ عزیزہ راشدہ صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ خانصاحب دارالبرکات قادیان — ،، ۶۵۰۶
۲۷۔ میاں تاج الدین صاحب ولد میاں عمر دین صاحب دارالرحمت قادیان — ،، ۶۵۰۸
۲۸۔ مستری دل محمد صاحب دارالبرکات مشرقی قادیان — ،، ۶۵۰۹

روزنامہ الفضل
۲۸ مئی ۱۹۴۸ء

معاہدہ

کراچی کے مذاکرات میں پاکستان اور ہندیونین کے درمیان اشیاء اور اجناس کے تبادلہ کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ جن اشیاء کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان کے متعلق ہند زور دیتا ہے کہ معاہدہ صرف ایک سال کے لئے ہو۔ مگر پاکستان تین سال کی میعاد مقرر کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات کہ ہندیونین کا وفد ایک سال کی میعاد پر کیوں زور دیتا ہے۔ ہمارے اقتصادی راہ نماؤں کے لئے قابل غور ہے۔

ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ پاکستان اور ہندیونین کے درمیان کپاس اور کپڑے کا معاہدہ ہوا تھا۔ لیکن اس کا جو حشر ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہمارے راہ نما معاہدہ کرتے وقت یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ان کا واسطہ ایک ایسی قوم سے ہے۔ جو تجارتی ہیر پھیر میں پختہ کار ہے۔ تھوڑے سے فائدے کی امید پر وہ معاہدہ توڑنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور ہوشیاری سے ایسے حالات پیدا کر دیتی ہے۔ کہ نہ تو شکایت کی جا سکے۔ اور نہ معاہدہ تکمیل کو پہونچے۔ چنانچہ کپڑے کے معاملہ میں یہی ہوا۔

موجودہ معاہدہ کی صورت میں اگر پاکستان تین سال کی میعاد مقرر کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے تو یہی بات بعد میں معاہدہ توڑنے کے لئے دوسری باتوں کے ساتھ ایک بہانہ بن سکتی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ انڈین یونین تو ایک سال سے زیادہ معاہدہ کرنے کو تیار ہی نہ تھی۔ اس لئے ہمارے اقتصادی راہ نماؤں کو چاہیئے کہ وہ ہندیونین کے ایسے معاہدوں پر زیادہ بھروسہ نہ کریں۔ اور کبھی اپنے دل میں یہ وہم بھی نہ لائیں۔ کہ اب چونکہ ہندیونین سے ان اشیاء کی بہم رسانی کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اس بارے میں وہ بے فکر ہو گئے ہیں۔ بلکہ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ جلد از جلد دوسرے ممالک سے ان اشیاء کا حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اور ہندیونین پر انحصار رکھ کر بعد میں مفت مایوسی کا شکار نہ ہوں۔ گزشتہ معاہدے سے ان کو سبق حاصل ہو جانا چاہیئے۔ پاکستان کے پاس خام مال میں سے کم از کم جوٹ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جس کے ذریعہ وہ تمام بیرونی ممالک سے ایسی اشیاء حاصل کر سکتا ہے۔ جس کی اسے ضرورت ہے۔ اور جو دوسرے ممالک اس کو دے سکتے ہیں۔ ہماری وزارت تجارت کو چاہیئے۔ کہ سہل انگاری سے کام نہ لے۔ اور ان معاہدوں پر نہ تکی رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندیونین اگر معاہدوں کے بارے میں رواداری کو مدنظر رکھتی۔ تو دونوں ملکوں کے لئے اشیاء اور اجناس کے تبادلہ کی وجہ سے بہت سی سہولتیں پیدا ہو جاتیں۔ لیکن چونکہ انڈین یونین کے تجارتی ذرائع وسیع ہیں۔ وہ اپنی قوت کے زعم میں پاکستان سے معمولی حالات کے مطابق فی الحال تجارتی تعلقات مضبوط کرنا نہیں چاہتی۔ بلکہ امریکہ وغیرہ ممالک کی طرح اپنی سرمایہ دارانہ فوقیت سے فائدہ اٹھا کر پاکستان کے معاملہ میں اپنے سیاسی اغراض حاصل کرنا چاہتی ہے جب تک پاکستان اس پہلو سے اپنے آپکو ہند سے بے نیاز نہ بنا لے گا۔ اس وقت تک دونوں کے درمیان مساویانہ سطح پر معاہدے کامیاب نہیں ہو سکتے۔

گھریلو پیمانہ پر کپڑا

کراچی میں سوت بنانے اور کپڑا بُننے والوں کی انجمن نے ایک جلسہ وزیر اعظم پاکستان کی صدارت میں منعقد کیا۔ جس میں حکومت کے بڑے بڑے عہدہ دار شامل ہوئے اور خود قائد اعظم نے اس انجمن کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا ہے۔ جلسہ میں تجویز پاس ہوئی ہے کہ سوائے پاکستانی کپڑے کے اور کوئی کپڑا استعمال نہ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ محض تجاویز پاس کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک اس کو عملی جامہ پہنا لینے کے لئے سر توڑ کوشش نہ کی جائے۔ اس وقت مسلم لیگ کی تنظیم زوروں پر ہے۔ چاہیئے کہ مسلم لیگ اس کام کو ہاتھ میں لے۔ اور جس طرح انتخابات کے لئے مہم شروع کی گئی تھی۔ اسی طرح پاکستانی کپڑے کی مہم کو سرانجام دیا جائے۔ یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے۔ کپڑے پر ہی کیا موقوف ہے۔ دوسری صنعتی اشیاء کو بھی اس مہم میں شامل کرنا چاہیئے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر اس معاملے میں پوری پوری کوشش کی جائے۔ تو پاکستان کا اربوں روپیہ جو بیرونی ممالک کو جاتے ہیں بچایا جا سکتا ہے۔

اس مہم کا ایک پہلو یہ بھی ہونا چاہیئے۔ کہ دیہات میں کوئی آدمی جو گھر میں اپنے لئے کپڑا تیار کرا سکتا ہے۔ وہ مل کا بنا ہوا کپڑا پہننا ترک کر دے۔ پہلے زمانہ میں یہی ہوتا تھا۔ دیہاتی کیا بلکہ شہری لوگ بھی گھر کا بنا ہوا کپڑا ہی استعمال کرتے تھے۔ اب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

جب تک اس کام کو پوری جدوجہد سے سرانجام دینے کی کوشش نہ کی جائے گی نری تجاویز کا کچھ فائدہ نہیں۔

امریکہ اور برطانیہ کے درمیان

فلسطین کے مسئلہ کے متعلق باہمی تصفیہ ہو جانے کا بہت امکان ہے۔ امریکہ جو یو۔ این۔ او پر زور نہیں دے گا۔ کہ عرب امن عالم کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔ اور ممکن ہے برطانیہ اپنے افسر جو عرب لیجئین میں کام کر رہے ہیں واپس بلا لے۔

امریکہ جو یو۔ این۔ او میں عربوں کے خلاف زور دے رہا ہے۔ اس سے لوگ بجائے اس کے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ امریکہ اپنی پالیسی تبدیل کر رہا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان جو خلیج حائل ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ یہ اقدام صرف اسکے پیش نظر کیا جا رہا ہے امریکہ کی اصل غرض برطانیہ کو عربوں کو امداد دینے سے روکنا ہے۔ سو اس کی یہ غرض کافی حد تک پوری ہو جائے گی۔ یو۔ این۔ او میں امریکہ کا عربوں کے خلاف زور دینا عربوں کے لئے چنداں نقصان دہ نہیں تھا۔ کیونکہ یو۔ این۔ او کے لئے فوجی دخل اندازی کرنا مشکل تھا اس لئے امریکہ اور برطانیہ کے اس باہمی تصفیہ سے یہودیوں کو فائدہ اور عربوں کو نقصان ہوگا۔ ممکن ہے کہ اس کے بعد دوسرا قدم یہ اٹھایا جائے۔ کہ یا تو امریکہ اسلحہ کی فروخت سے پابندی اٹھا دے۔ اور یا پھر برطانیہ بھی عرب ممالک کو اسلحہ وغیرہ کی بہم رسانی سے باز آ جائے امریکہ عربوں کو نقصان پہنچانے۔ اور یہودی ریاست کو مستحکم کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہا۔

قابل تقلید مثال

نواب زادہ سعید اللہ خان نے طوعاً اپنی ماہوار تنخواہ بجائے تین ہزار کے ایک ہزار روپیہ لینا منظور کر لیا ہے۔ آپ نے عہد کیا ہے۔ کہ آپ اسی تنخواہ میں گزارہ کریں گے۔ اور دیگر ذاتی آمدنیوں سے مدد نہیں لیں گے۔ آپ کھانا صرف ایک قسم کا کھایا کریں گے۔ اور تین سال تک نئے کپڑے نہیں بنائیں گے۔

اس خیال سے کہ آپ پیدائشی امیر زادے ہیں۔ اور ایک ایسے عہدے پر متعین ہیں جہاں پوزیشن قائم رکھنے کے لئے زیادہ خرچ کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ کی یہ قربانی واقعی قابل داد اور قابل تقلید ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان کے دوسرے بڑے بڑے عہدہ دار بھی آپکی پیروی کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے ۴۵ سال قبل کا ایک رؤیا

قادیان سے ہجرت کے متعلق

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر ذخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ واقعہ میں کوئی دریا نہیں۔ بلکہ ایک بڑا سمندر ہے۔ جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے۔ کہ ابھی راستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ ۔ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء) (تذکرہ صفحہ ۴۴۲)

یادِ رفتگان

از سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

قاضی عبدالرحیم صاحب ولد صوفی مہر دین صاحب آف دارالرحمت قادیان مختصر سی علالت کے بعد ۱۶ مئی ۱۹۴۸ء بروز اتوار اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۵ مئی کی شام کے قریب آپ پر ہیضہ کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ مگر تقدیر کے سامنے کچھ پیش نہ گئی۔ مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت کے سرگرم رکن تھے۔ اور نہایت ہی مخلص اور جوشیلے واقع ہوئے تھے۔ فسادات قادیان کے دوران میں مجھے قریب سے انہیں دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ مرحوم کو جس وقت بھی دینی خدمت کے لئے بلایا گیا۔ کبھی عذر نہ کیا۔ حفاظت قادیان کے سلسلہ میں بعض اوقات تین تین دن تک آپ کو گھر جانے کا موقعہ نہ ملا۔ مگر کبھی شکائت نہ کی آپ کو محلہ میں خطرناک سے خطرناک پوسٹ پر لگایا جاتا رہا۔ مگر آپ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی کو پورا کرتے رہے۔ آپ عموماً محلہ کی پوسٹوں کے درمیان تعلق والی پارٹی کے انچارج ہوتے آٹھ بجے شب ہی اپنی ڈیوٹی پر روانہ ہو جاتے۔ اور اپنے ساتھیوں کے انتظار میں وقت ضائع نہ کرتے۔ بعض اوقات اکیلے ہی اپنی ڈیوٹی پر کھڑے رہتے۔

جب محلہ اسلام آباد (جو آریہ سکول کے پاس واقع ہے) سے متواتر خطرہ کی رپورٹیں وصول ہوئیں سکھوں کی پارٹیاں عیدگاہ اور اس کے قرب جوار میں جمع ہوتیں۔ اور تمام رات محلہ کے لئے خطرہ کا موجب بن جاتیں۔ اس وقت قاضی صاحب مرحوم کو اس محلہ میں بھیجا گیا۔ تا سکھوں کی نقل و حرکت سے محلہ کو باخبر رکھیں۔ آپ نے اس ڈیوٹی کو بھی پورے طور سے نبھایا۔ اور ایک لمبے عرصہ تک سکھوں کو ان کے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ چونکہ آریہ سکول کو بھی سکھ اپنی ناپاک کارروائیوں کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اور عموماً وہاں اکٹھے ہوتے رہتے تھے۔ اس لئے اکثر دفعہ آپ کو چار چار پانچ پانچ سو گز تک رینگ کر آنا پڑتا۔ نہتے ہوئے بھی خوف کو پاس نہ آنے دیتے۔ آپ سے ہر روزہ پہرہ کی ڈیوٹی لی جاتی۔ مگر باوجود اس کے افسران محلہ کو آپ سے کبھی بھی سستی کی شکائت نہ ہوئی۔

مرکزی افسروں کی ہدایت کے مطابق آپ کو اپنی دو بیویوں اور زخمی رشتہ داروں کے ساتھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء کی کانوائے میں لاہور آنا پڑا۔ جب کبھی آپ مجھ سے ملے مرکز کی مزید خدمت سے محروم رہنے پر اظہار افسوس کرتے رہے۔

قادیان سے آتے ہی آپ معہ اہل و عیال بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ تشریف لے گئے چند ماہ وہاں قیام کیا۔ لیکن وہاں جی نہ لگا۔ آخر آپ لاہور آ گئے۔ اور یہاں آ کر ملازمت اختیار کر لی۔ مرحوم پابند نماز و روزہ تھے۔ اور دین کی خدمت کا کوئی موقعہ حتی الوسع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ طبیعت میں انتہا درجہ کی سادگی پائی جاتی تھی۔ فسادات میں روزگار بند ہو جانے کی وجہ سے آپ کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ مگر آپ اس کا کسی سے اظہار نہ کرتے۔ اور فکر معاش نے آپ کو خدمت دین میں سست نہ ہونے دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مرتبہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کی اس وقت ایک لڑکی عمر تقریباً چار سال اور لڑکا بعمر ۸ ماہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کا خود کفیل ہو اور انہیں اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔

آپ کی تلاش ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ

(۱) کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

(۲) کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں؟ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے؟ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنالے۔ تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

(۳) کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں۔ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں؟ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں؟ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں؟ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

(۴) کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنے ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا۔ (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

(۵) کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو دشمنوں اور مخالفوں میں۔ ناواقفوں اور نا آشناؤں میں؟ دنوں ہفتوں اور مہینوں؟

(۶) کیا آپ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

(۷) کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں۔ اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں۔ اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے۔ اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے۔ اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر آپ سب سے منوالیں۔ کیونکہ آپ سچے ہیں۔

(۸) آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی۔ مگر خدا تعالےٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں۔ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈھ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہو گا۔

مرزا محمود احمد

نجات کے لئے ایمان کی شرط ضروری ہے

قرآن کریم میں ہے ومن یعمل من الصلحت من ذکر او انثیٰ وھو مومن فاولٰئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیراً کہ مردوں یا عورتوں میں سے جو بھی کوئی نیک عمل کرے گا۔ بشرطیکہ اسکے اندر ایمان ہو۔ بس یہی لوگ جنت میں داخل ہونگے۔ اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ان سے کمی نہ کی جائے گی موجودہ وقت میں ہر شخص امن اور نجات کا متلاشی ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ کہ اے شخص میں تیرے امن اور نجات کا ذمہ دار ہوں۔ تو اپنے اندر ایمان پیدا کر۔ اور پھر اس کے مطابق عمل کر۔ تب تو یقیناً امن کو حاصل کر لیگا۔ اور خدا کی جنت میں داخل ہو جائے گا۔

جماعت احمدیہ کے احباب توجہ فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اطاعت

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

نظام روحانی ہو یا مادی۔ دینی ہو یا دنیاوی۔ اطاعت کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اطاعت وہ شیرازہ ہے۔ جس سے پراگندہ موتی ایک خوبصورت ہار کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اس کے بغیر اجتماعی ترقیات ناممکن الحصول ہیں اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ہم روحانی مدارج حاصل کرتے ہیں۔ اور اولی الامر کی اطاعت سے قوم میں دنیاوی شان وشوکت پیدا ہوتی ہے۔ اور اطاعت رسول ہر دو کے لئے ضروری ہے۔ جس کے بغیر نہ ہم خدا کی اطاعت کر سکتے ہیں۔ اور نہ اولی الامر کی حقیقی فرمانبرداری۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے پر نازل نہیں ہوتا۔ مگر وہ اپنے ہر بندے کے لئے اپنے رسول کے ذریعہ اوامر و نواہی ضرور بھیجتا ہے۔ جن پر کاربند ہو کر قرب الٰہی کے دروازے کھلتے ہیں۔ اور اولی الامر کی اطاعت بھی دنیا میں حقیقی ترقیات کا باعث تب ہی بن سکتی ہے۔ جب وہ رسول کی ہدایت کے ماتحت ہو۔ پس اطاعت رسول کے بغیر دینی و دنیاوی ترقیات میں رشتہ قائم نہیں رہ سکتا اور ضلالت اور غضب الٰہی کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ اسلام نے اسی لئے اطاعت و فرمانبرداری پر بار بار اور تاکید کے ساتھ زور دیا ہے۔ مگر اطاعت اس کا نام نہیں۔ کہ ڈنڈا ہمارے سر پر ہو اور ہم کہا مانتے جائیں۔ اس قسم کی اطاعت تو ایک گدھا بھی کرتا ہے۔ پھر انسان اور گدھے میں فرق ہی کیا رہا۔ اطاعت تو اس کا نام ہے۔ کہ فرمانبرداری میں ہمیں لذت اور سرور حاصل ہو۔ اور تنہائی کی گھڑیاں بھی ہمیں خائن اور باغی ثابت نہ کریں۔ فرمانبرداری تو اسے کہتے ہیں۔ کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے۔ تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا۔ اور وہ کس قدر رسول اللہ صلعم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی یہ سچی بات ہے۔ کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی۔ اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جا سکتی۔ جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے۔ تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کو ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں۔ اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سر ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے۔ اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جائے۔"

اطاعت کا یہی وہ مقام ہے جس پر مجلس خدام الاحمدیہ خدام کو کھڑا دیکھنا چاہتی ہے۔ اس کے بغیر جماعت وہ روحانی اور دنیوی ترقیات حاصل نہیں کر سکتی جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُس کو بھیجا ہے۔

اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

"ترجمان احرار" اخبار آزاد لاہور اپنی اشاعت مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۴۸ء میں "مشرقی پنجاب کے سجادہ نشین" کے عنوان سے رقمطراز ہے:۔

"مشرقی پنجاب کے عوام تو خیر عوام ہی تھے۔ اگر انہوں نے پولیس اور فوج اور مسلح انسانوں کے ہجوم سے گھبرا کر ہجرت اختیار کی تو ظاہر ہے۔ کہ وہ مجبور تھے۔ لیکن جس بزدلی سے مسجدوں کے اماموں۔ خانقاہوں کے مجاوروں اور دایں شریف و آں شریف کے سجادہ نشینوں نے فرار اختیار کیا۔ وہ اسلام کی سپرٹ اور تعلیم کے صریحاً خلاف تھا۔ تمام عمر اوقاف کی کمائی اپنے نفس پر صرف کر کے شعائر اللہ کو کافروں کے حوالہ کر دینا اور خود بھاگ نکلنا قابل شرم فعل ہے۔ خواجہ بختیار کاکی دہلی کے سجادہ نشین صاحب جو اس مقدس تربت کی کمائی تمام عمر کھاتے رہے یوں بھاگے کہ بستی کے لوگوں سے فرمایا حضرت صاحب نے خواب میں حکم دیا ہے۔ کہ میں پاکستان جا رہا ہوں۔ تم بھی چلو۔ اجمیر کے متعلق حال ہی میں حیدر آباد سندھ کے متولیوں کا ایک پوسٹر آیا تھا۔ جس میں درج تھا کہ خواجہ اجمیر کا عرس دار الکفر کی بجائے دار الاسلام میں منایا جا رہا ہے۔ اور تمام اہل اسلام کو دعوت شمول ہے۔ امام ناصر الدین جالندہر کا روضہ آج بے یار و مددگار پڑا ہوا ہے۔ مجدد الف ثانی کے مزار اقدس پر آج نہ کوئی چراغ جلانے والا ہے اور نہ کوئی پھول چڑھانے والا ہے اور ملحقہ مسجد میں اذان دینے والا ہے۔ اسی طرح ہزاروں مساجد جن میں کئی مسجدیں۔ یادگاریں سونی پڑی ہیں اور ان گنت اپنی حرمت کھو کر گوردواروں میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ بعض کو گھوڑوں کی شکل دیدی گئی ہے اور بہت سی اصطبلوں اور پاخانوں میں بدل دی گئی ہیں۔ کیا ان مساجد اور معابد کے ٹھیکیداروں کو علم ہے کہ ان کے اس "اسلام" پر خود کفر کی جبیں سے عرق ندامت کے قطرے جھلکتے ہیں۔

ان سطور کے لکھنے کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی۔ کہ انقلاب کی تازہ اشاعت میں ایک قادیانی ملک صلاح الدین ایم اے کا ایک مکتوب چھپا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آج بھی (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کے مزار کی حفاظت کے لئے وہاں جانثار مرزائی موجود ہیں۔ اور اب بھی وہاں کی مسجدوں میں اذان دی جاتی ہے۔ ایک طرف نبوت باطلہ (نقل کفر کفر نباشد) کے پیرووں کا اعتقاد دیکھئے کہ وہ اپنے "مقدس مقام" کی حفاظت کے لئے اب تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور اپنی مسجدوں کی آبرو کو بچانے رکھتے ہیں۔ لیکن ذرا ان سے بھی پوچھئے۔ جو درگاہ امام ناصر مزار مجدد الف ثانی اور اسی طرح دوسرے سینکڑوں اہل اللہ کے مقبروں کی آمدنی ڈکارتے رہے۔ اور اب دار الکفر کی بجائے دار الاسلام میں عرس منا کر ضعیف الاعتقاد مریدوں کی جیبیں ٹٹول رہے ہیں۔ ملک صلاح الدین قادیانی کے مکتوب کی عبارت کے بعض حصص حسب ذیل ہیں:۔

"ہم قریباً سوا تین سو احمدی مسلمان قادیان ضلع گورداسپور میں مقیم ہیں۔ ابتداء میں تو ظاہری حالات کے ماتحت قریباً یقین تھا۔ کہ ہم موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے۔ لیکن اب حالات روز بروز سدھرتے جاتے ہیں۔ ہمارے یہاں قیام سے بفضلہ تعالیٰ اغوا شدہ مستورات کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ چونکہ کشمیر کی سرحد اس ضلع سے ملتی ہے۔ اس لئے اس ضلع کو ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ اور یہاں پاکستان کی ملٹری یا پولیس مستورات کو نکالنے کے لئے نہیں آ سکتی۔

گزشتہ اکتوبر سے اس وقت تک ہمارے قریب کے دیہات سے پولیس نے صرف چار یا پانچ عورتیں برآمد کی ہیں۔ لیکن چونکہ خدا کے فضل سے اس وقت بھی قادیان میں چار جگہ سے اذان بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب بعض مسلمان عورتوں کو اذان سن کر معلوم ہوا کہ ہم یہیں ہیں تو وہ موقع پا کر ہمارے پاس پہنچ گئیں۔ بعض کو عیسائی ہمارے پاس پہنچا گئے۔ بعض کو خود بعض شریف مزاج سکھ پہنچا گئے۔ بعض چونکہ دیہات پر حملہ ہونے کے وقت قادیان آ کر ٹھہری تھیں۔ اس لئے انہیں علم تھا۔ کہ یہ بھی مسلمانوں کا مرکز ہے یا انہوں نے غیر مسلموں سے قادیان کا ذکر سنا تھا۔ تو چھپ چھپا کر موقعہ پا کر بھاگ آئیں۔

خوف کی وجہ سے مذہب تبدیل کرنے والے مسلمان قریباً اسّی کی تعداد میں ہمارے پاس آئے اور ہم نے ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا۔ اور جب ہمارے ٹرک قادیان آتے تھے۔ تو ہم انہیں بحفاظت پاکستان پہنچا دیتے تھے۔ اور اب سپیشل پولیس کے ذریعے انہیں پاکستان بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور ان کے اقارب کو خطوط، تار اور فون کے ذریعے اطلاع دی جاتی ہے۔ گرد و نواح کے قادیان کے علاوہ ان عورتوں میں کئی ہوشیارپور ۲۲ امرتسر۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ کے اضلاع اور ریاست جموں کی تھیں۔"

کیا اس خط کے بعد مشرقی پنجاب کے سجادہ نشین بہ دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کے دل میں بھی اسلام ہے۔ اس مسلمان سے ہو بارے کافر اچھا جس مسلمان کے پیش نظر انجام نہ ہو۔"

پتہ مطلوب ہے:۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب سابق پی ٹی ماسٹر ننگلی جہاں کہیں ہوں۔ فوراً نظارت امور عامہ میں تشریف لائیں۔ نیز اپنے پتہ سے بھی اطلاع دیں۔ (نائب ناظر امور عامہ)

(۲) نعمت اللہ خان صاحب جمعدار ساکن گول ضلع گورداسپور خود یا کسی بھائی کو اُن کا علم ہو تو پتہ ذیل پر خیریت کا پتہ دیں۔ (اسمٰعیل ساکن بابا بکالہ ضلع امرتسر)

تاریخ غلامانِ اسلام سے کچھ

(از جناب مکرم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل)

۱۔ حضرت حذیفہؓ نے حضرت سلمانؓ فارسی سے کہا۔ کہ ہم آپ کے لئے مکان بنائیں گے بانس کا چھت گھاس پھوس کی۔ آپ کھڑے ہوں تو سر کو لگے۔ لیٹیں تو دیواروں سے پاؤں ٹکرائیں۔ فرمایا آپ نے میرے دل کی بات کہی۔

(۲) حضرت سلمانؓ نے مرض الموت میں روایت کی۔ کہ حضور سرور کائنات نے فرمایا تھا۔ کہ ہمارا سامان مسافر کے اسباب رحلت سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) حضرت سالمؓ کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ میدان جنگ میں دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں تھام لیا۔ بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے دیا۔ بلکہ گردن میں ڈال لیا سینے سے چمٹائے اسی حالت میں یہ پڑھتے جاتے تھے۔ وکاین من نبی قتل معہ ربیون کثیر اور آگے پڑھتے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی نسبت فرمایا تھا۔ الحمد للہ الذی جعل فی امتی مثلک

(۴) حضرت خبابؓ اُن لوگوں میں سے تھے جن کو ایمان لانے کی پاداش میں زرہیں پہنا کر دھوپ میں لٹا دیا جاتا۔ کبھی ننگی پیٹھ پر دہکتے ہوئے کوئلے رکھ دیئے جاتے۔ ان کی آقا اُم انمار نام لوہا آگ میں تپا کر ان کا سر داغتی تھی۔ آخر وہ ایسی بیمار ہوئی کہ کتوں کی طرح بھونکتی اور طبیب کی تجویز کے مطابق گرم گرم سلاخ سے اُس کا سر خباب داغتے تھے

(۵) حضرت عکرمہؓ کی نسبت ابن سعد لکھتے ہیں۔ کان کثیر العلم بحراً من البحور

آپ بصرہ آئے۔ تو کچھ معزز علم والے آپ سے ملنے آئے کہیں سے عمدہ گانے کی آواز آنے لگی فرمایا کہ ذرا چپ رہو۔ جب گانا ختم ہوا تو فرمایا۔ کم بخت نے کیا اچھی آواز پائی ہے۔ اور کیسا عمدہ گاتا ہے (شذرات الذہب صفحہ ۱۳۰)

(۶) حضرت ابن جبیرؓ سے حجاج نے بہت کچھ سختی کی اور وہ برابر جواب دیتے گئے۔ آخر حکم دیا گیا سے قتل کردو۔ جب آپ کو قتل کرنے لگے۔ تو آپ ہنس دیئے۔ حجاج نے پوچھا یہ ہنسی کیسی؟ فرمایا اللہ کے خلاف تیری متمردانہ جرأت اور اس ذات کی شان حلم و بردباری پر آپ قبلہ رُخ ہوکر انی وجہت وجہی للذی فطر السموات (الآیۃ) پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا اس کا رُخ قبلے سے پھیر دو تو آپ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ تلاوت کرنے لگے۔ حجاج نے حکم دیا۔ اس کو منہ کے بل لٹا دو۔ آپ نے پڑھا منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم

(۷) حضرت عطاء بن ابی رباح کے بارے میں علامہ ابن سعد فرماتے ہیں۔ اہل مکہ کے مفتی دو بزرگ تھے۔ ان میں سے یہ (عطاء) سبقت لے گئے

امام ابوحنیفہ جو حنفیوں کے امام اعظم ہیں بیان کرتے ہیں۔ میں ایک بار حج کے ارکان سے فارغ ہوتے ہوئے حلق سر کے لئے ایک حجام کی دکان پر گیا پوچھا اُجرت کیا لوگے اُس نے برجستہ کہا۔ یہ آج کا حلق تو عبادت ہے۔ کیا عبادت کی بھی اُجرت لیتے ہیں۔ پھر میں نے اتفاق سے سر کا بایاں حصہ اُس کے سامنے مونڈنے کے لئے کیا تو وہ بولا دایاں جانب شروع کروں گا۔ میں خاموش رہ گیا۔ تو حجام نے کہا کہ بھائی تکبیر کہو۔ فراغت کے بعد جب میں چلنے لگا۔ تو پوچھا کدھر جا رہے ہو۔ میں نے کہا۔ اپنے ڈیرے جا رہا ہوں۔ حجام کہنے لگا۔ دو رکعتیں وضو کرکے پڑھ کر پھر جانا۔ میں نے حجام کی وسعت معلومات پر حیران ہوکر پوچھا یہ علم تو نے کس سے سیکھا۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ عطاء ابن ابی رباح کو اس طرح کرتے دیکھا تھا۔

حضرت عطاءؓ حاضر جواب بہت تھے حضرت حسن بصریؒ بیان فرماتے تھے۔ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ ۱ جب بولے تو جھوٹ ۲ امانت میں خیانت ۳ وعدہ پورا نہ کرنا۔ ایسا شخص یقیناً کبھی فلاح نہیں پاتا۔ آپ نے کہا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں میں یہ تینوں باتیں تھیں۔ اور ان کی اولاد میں سے نبی بھی ہوئے۔

(۸) حضرت طاؤسؓ کو تحصیل کے کام پر لگا دیا گیا وصولی کا ذکر ایک مجلس میں ہو رہا تھا۔ بیان فرمایا ہم تو جب وصولی پر جاتے۔ تو اس شخص سے کہتے۔ کہ اللہ کے دیئے میں سے زکوٰۃ کا حصہ دے دو۔ وہ جو دے دیتا ہم لے لیتے۔ اگر انکار کرتا۔ تو ہم خاموش چلے آتے۔

(ب) آپ نے چالیس حج کئے۔ جنازہ میں حضرت عبداللہ بن حسنؓ بھی شامل ہوئے کثرت ہجوم کا یہ حال تھا۔ کہ آپ کی ٹوپی گر گئی۔ اور چادر پر کسی کا پاؤں آگیا۔ اور پھٹ گئی۔

(۸) حضرت سلیمانؓ الاعمش کو خلیفہ ہشام نے لکھ بھیجا۔ کہ حضرت عثمانؓ کے فضائل اور جناب علیؓ کے معائب لکھ کر مجھے جلد بھجوا دو۔ آپ نے اس کا مکتوب پارہ پارہ کر دیا۔ آخر قاصد کی عاجزانہ درخواست پر دیکھ کر کہ اُسے سزا کا خوف تھا، جواب لکھا۔ کہ حضرت عثمانؓ میں تمام دنیا کے محاسن جمع ہوں۔ تو تمہاری ذات کو کیا فائدہ۔ اور حضرت علیؓ میں سارے جہاں کی برائیاں ہوں تو تمہیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ اپنے نفس کی اصلاح کرو۔

(ج) آپ نے وصیت کی کہ میں مر جاؤں تو عام اعلان نہ کریں۔ میں اس قابل نہیں کہ لوگ میرے اعزاز کے لئے میرے جنازے میں شریک ہوں

(۹) حضرت میمونؓ جن کی کنیت ابو ایوب تھی فضیلت علیؓ کا رجحان رکھتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک بار اُن سے کہا۔ کیوں جناب آپ کے نزدیک وہ شخص افضل ہے۔ جو فی سبیل اللہ اپنا مال خرچ کرنے میں سبقت لے جائے (عثمانؓ) یا وہ جو جنگوں میں ناموری ہو (علیؓ) آپ سمجھ گئے۔ اور کہا میں اپنی رائے سے رجوع کرتا ہوں

(۱۰) حضرت عبداللہ ابو عون کا شمار اکابر علماء کوفہ میں ہے۔ آپ میں حلم و بردباری بدرجہ کمال تھی۔ لہسن سے آپ کو سخت نفرت تھی ایک مرتبہ کنیز نے غلطی سے لہسن ڈال دیا کھانا سامنے آیا تو ہاتھ اٹھا لیا اور فرمایا اللہ تمہیں برکت دے۔ یہ اٹھا لے جاؤ۔ (نرمی کا ثبوت) آپ کو خواب میں حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرط طرب میں بالاخانہ سے اتر کر مسجد میں خالیاً لوجہ اللہ اظہار تشکر کے لئے آنا چاہتے تھے۔ جو جلدی میں زینے سے پاؤں پھسل گیا۔ سخت چوٹ آگئی۔ مگر آپ علاج نہیں کرواتے تھے۔ کہ دوا دوست کی نشانی ہے۔ آخر اسی میں واصل باللہ ہوئے۔

(۱۱) حضرت عمرو بن دینارؓ مسجد میں آنا ایسا ضروری سمجھتے تھے۔ کہ گدھے پر سوار ہوکر کافی دور فاصلے سے شامل نماز باجماعت ہوتے آخر جب اتنے کمزور اور بوڑھے ہوگئے۔ کہ خود سوار نہ ہو سکتے۔ تو خادم کے ذریعہ سوار ہوتے۔ جو ان کو ساتھ ساتھ تھامے لاتا

(۱۲) حضرت محمدؒ بن سیرین کی نسبت امام ذہبی لکھتے ہیں۔ علامۃ فی التعبیر راس فی الورع۔ آپ نے زیتون تیل کی مشک چالیس ہزار درہم میں خریدی۔ اس میں سے مرا ہوا چوہا نکلا تو مشک کی مشک پھینکوا دی بیع چونکہ ہو چکی تھی۔ اس لئے قیمت اپنے ذمہ لے لی۔ مگر ادا نہ فرما سکے۔ بحکم قاضی قید کر دیئے گئے۔ داروغہ جیل نے عرض کیا۔ رات کے وقت دروازہ کھول دیا کروں گا۔ آپ گھر چلے جایا کریں۔ صبح نماز سے پہلے تشریف لے آیا کریں۔ فرمایا فرض منصبی میں خیانت گناہ ہے۔ میں اس میں شامل نہیں ہو سکتا

آپ کسی کے مکان میں تشریف لے جاتے۔ تو آپ کے تقویٰ کا یہ اثر پڑتا کہ حاضرین بے اختیار تسبیح و تہلیل کہنے لگ جاتے۔

(باقی پھر)

(المکمل عفی اللہ عنہ)

والدین طلبائے فضل عمر ہوسٹل کی توجہ کیلئے

(۱) تعلیم الاسلام کالج کے لاہور آنے کے بعد بعض مخصوص حالات کے پیش نظر پرنسپل صاحب کی منظوری سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کے ماہوار اخراجات سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل کی معرفت منگوائے جائیں۔ تاکہ واجبات کالج و ہوسٹل وقت پر ادا ہو سکیں۔ لہذا طلباء کے والدین اور سرپرست صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ وہ اخراجات ہر ماہ "سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج لاہور" کے پتے پر دس تاریخ سے پہلے پہلے ارسال فرمایا کریں۔ نیز اُن کے ذاتی الاؤنس کا ذکر الگ فرمایا کریں۔

(۲) ہوسٹل میں مہمانوں کے ٹھہرنے کی قطعی طور پر ممانعت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس قاعدے کا احترام کرتے ہوئے فضل عمر ہوسٹل میں آکر قیام کرنے سے احتراز فرمائیں۔

(سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل)

لوکل فنڈ و گرانٹ برائے انتظام جماعتہائے مقامی

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۳۵ کے الفاظ یہ ہیں:۔

قاعدہ ۸۳۵: اگر کوئی مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کیلئے علیحدہ طور پر اتنا چندہ جمع نہ کر سکے۔ جو اس کی واجبی ضروریات کیلئے مکتفی ہو۔ تو مقامی جماعت کی طرف سے تحریک ہونے پر اسے مرکزی محاصل میں سے ایک مقررہ شرح کے مطابق گرانٹ دینے کے متعلق غور ہو سکے گا۔ ایسی تحریک ناظر بیت المال کے واسطے سے صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر صدر انجمن کی رائے کے ساتھ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بغرض فیصلہ پیش ہوگی۔ عام حالات میں اُردو بولنے اور سمجھنے والی جگہوں میں یہ گرانٹ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کے دسویں حصہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ مگر غیر زبان والی جگہوں میں حسب حالات زیادہ گرانٹ دی جا سکے گی۔

۸۳۵ الف ۱۔ ہر مقامی احمدیہ انجمن کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کیلئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے جو ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے مرکزی چندہ جس کی شرح ا/ فی روپیہ ہے اس کے علاوہ ہے۔

۲۔ مقامی چندہ کا مصرف مقامی مسجد کی معمولی ضروریات مرکزی چندہ کی فراہمی۔ مہمان نوازی۔ مقامی تبلیغ کا خرچ۔ مقامی تعلیم و تربیت کا خرچ۔ دفتری سائر اخراجات ڈاک۔ سٹیشنری و دیگر اس قسم کی مقامی ضروریات پر ہوگا۔ اور خاص حالات میں انفرادی امداد مثلاً امداد مساکین و تیمار داری و تجہیز و تکفین وغیرہ پر ہو سکے گا۔

۳۔ اگر کوئی مقامی جماعت بڑی ہو۔ اور خاص حالات کے ماتحت اس کا مقامی خرچ زیادہ ہو۔ یا کوئی خاص وجہ پیش آ جاویں تو ایسی صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان ایسی جماعت کے لئے خواہ وہ اکیلی ہو یا بہت سی جماعتوں پر مشتمل ہو کچھ گرانٹ مرکزی چندہ سے منظور کرنے پر غور کرے گی۔ مگر ایسی گرانٹ کے منظور ہونے کے بعد بھی صدر انجمن احمدیہ کو ہر وقت پورا اختیار ہوگا۔ کہ وہ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کی وصولی۔ مقامی اخراجات اور مرکزی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے گرانٹ جاری رکھے یا بند کر دے یا کم و بیش کر دے۔

۴۔ اس لحاظ سے کہ انجمنوں کے مقامی اخراجات کے لئے گرانٹ دینے سے مرکزی فنڈ کو ضعف نہ پہنچے۔ اور نیز اسلئے کہ افراد میں مادہ شناسی اور جذبہ ایثار اور کام کرنے کی حقیقی خواہش کا پتہ لگ سکے ضروری ہے کہ گرانٹ کے فیصلہ سے قبل ناظر بیت المال تصدیق کریں۔ کہ اس مقامی جماعت کے تمام افراد کی صحیح صحیح آمد کے حساب سے جو چندہ اس جماعت کے ذمہ واجب الادا بنتا ہے۔ اُس کا کم از کم اسّی فیصدی وصول ہو کر خزانہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اسّی فیصدی سے مقامی جماعت کے بجٹ کا اسّی فیصدی مراد نہیں ہے بلکہ اس کے چندہ دینے کی اصل طاقت کا اسی فیصدی مراد ہے۔ عام چندہ کے علاوہ گرانٹ کے دینے میں اس امر کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔ کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جسقدر کسی مقامی جماعت کے ذمہ لگایا گیا ہے اس میں سے اس کی طرف سے اسی فیصدی وصول ہو گیا ہے یا نہیں۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہے۔ کہ خاص حالات میں اس نسبت کو کسی خاص انجمن کے لئے یا حالات کی عام تبدیلی کے نتیجہ میں سب انجمنوں کیلئے کم یا زیادہ کر دے۔

۵۔ صدر انجمن جس مقامی انجمن کے لئے گرانٹ منظور کرے۔ اس انجمن کے لئے ضروری ہے کہ:۔

(ا) وہ اپنے مقامی اخراجات کا بجٹ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے لئے مجلس مشاورت سے دو ماہ پہلے قادیان بھیجدے تاکہ صدر انجمن احمدیہ غور کے بعد اس کا قابلِ منظور حصہ سالانہ بجٹ کیساتھ شائع کر سکے۔

(ب) عام حالات میں مرکزی فنڈ سے جس قدر آمد مقامی بجٹ میں دکھلائی گئی ہو۔ اس سے کم از کم دوگنی مقامی چندہ کی آمد ہونی چاہیئے۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے۔ کہ مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقامی طور پر بھی واجبی کوشش کر رہی ہے

(ج) بجٹ اخراجات میں صرف ایسے مصارف رکھے گئے ہوں۔ جو مقامی ہیں۔ مثلاً کسی مقامی لاوارث یا نادار شخص کے مرنے پر تجہیز و تکفین کا خرچ۔ کسی غریب کی بیماری میں مدد۔ مقامی تبلیغ۔ مقامی تعلیم و تربیت۔ مہمان نوازی۔ امام الصلوٰۃ کی امداد۔ تحصیل چندہ کا خرچ وغیرہ

نوٹ:۔ حتی الوسع مقامی جماعتوں میں سب کام آنریری ہونگے۔ اور ضرورت پر صرف چپراسی یا دفتری ہیڈ رکھا جا سکتا ہے

۶۔ جس انجمن کو گرانٹ ملے۔ اس کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے تمام مرکزی چندے باقاعدہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرائے۔ ایسے چندوں کی میزان اور وصولی اور نسبت کے متعلق ناظر بیت المال کی طرف سے سالانہ رپورٹ مجلس میں پیش ہوگی۔ جس پر صدر انجمن احمدیہ ایک سالانہ رقم اس انجمن کے لئے منظور کرے گی۔ اس رقم کا بارہواں حصہ خزانہ سے ہر ماہ برآمد ہو کر مقامی اخراجات کیلئے مقامی جماعت کو بھیجا جائیگا

۷۔ ایسی گرانٹ صیغہ بیت المال کی مدِ امداد برائے مقامی اخراجات سے برآمد ہوا کریگی

نوٹ:۔ جائز ہوگا۔ کہ ترسیل زر کی سہولت اور کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ناظر بیت المال اور مقامی انجمن کی باہمی رضامندی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جاوے جس سے روپیہ کا جمع خرچ تو باقاعدہ ہو جاوے مگر وقت اور ترسیل زر کے اخراجات میں کفایت پیدا کر لی جائے۔

اس سال حالات کے غیر معمولی طور پر بدلنے کے سبب صدر انجمن نے میزانیہ سال ۱۳۲۷ھ ش میں بالمقطعہ کچھ رقم منظور کروا لی ہے۔ اب چونکہ اس رقم کی تقسیم کا معاملہ زیر غور ہے۔ اس لئے جن جماعتوں کو گرانٹ کی ضرورت محسوس ہو۔ بپابندی قواعد مندرجہ بالا ۳۰ ماہ احسان ۱۳۲۷ھ ش / جون ۱۹۴۸ء تک اپنی درخواستیں نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ ان درخواستوں کے آنے پر مناسب کاروائی کی جائیگی۔ انشاء اللہ

(نظارت بیت المال)

مولوی غلام رسول صاحب کا دوسرا اپریشن

لنڈن ۲۵ مئی مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ کا دوسرا اپریشن بُدھ کو ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دُعا

احمدی محبوسین سندھ کیلئے درخواست دعا

علاقہ سندھ میں جہاں احمدیوں کی زمینیں ہیں وہاں چند مخلص احمدیوں پر جو زندگی وقف کر چکے ہیں۔ مخالفین نے شدید خونی مقدمات ناحق بنا رکھے ہیں۔ احباب کرام اُن بھائیوں کی باعزت جلد رہائی کے واسطے دُعا کریں۔ اور یہ دعا کا سلسلہ جاری رکھیں۔ جب تک کہ اُن کی رہائی کا اعلان اخبار میں شائع نہ ہو۔ (مفتی محمد صادق)

(۲) مکرمی شیخ نور الحق صاحب انچارج ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ کانی ایام سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دُعا فرماویں صحابہ اور صحابیات کی خدمت میں خاص طور پر درخواست دعا ہے۔

(خاکسار اعجاز نصر اللہ خاں)

(۳) میرے خُسر مستری الہ دین صاحب بھیروی بعارضہ ہائی بلڈ پریشر عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اُن کے لئے دُعائے صحت فرمائیں

محمد اسحاق احمدی سیونگ مشین ریپیر ورکس بازار پرانہ قلعہ۔ راولپنڈی شہر

(۴) میرے بھائی کا لڑکا مختار احمد عمر ۱۱۔۱۲ سال بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے احباب عزیز کی صحت کیلئے دعا فرماویں۔ (چوہدری محمد حسین راولپنڈی)

(۵) میں نے امسال الف۔ ایس۔ سی میڈیکل کا امتحان دینا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ میرے لئے امتیازی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں (پیرزادہ اظہار الحسن سیکنڈ ایر ایمرسن کالج ملتان)

(۶) میرا بیٹا محمد عالم بی۔ اے .A. V. D بعمر ۲۹ سال بعارضہ بخار ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے گھبراہٹ بہت ہے نیند نہیں آتی۔ لواحقین الگ پریشان ہیں عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرماویں۔ نیز میرے چھوٹے بیٹے حمید عالم نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے اُس کی کامیابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شیر عالم بی۔ اے۔ بی ٹی گوئیکی براستہ کنجاہ گجرات)

علاقہ تھل میں مشینی زراعت کے تجربے

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۲۷ مئی
معلوم ہوا ہے کہ زرعی ترقی کے سلسلے میں نمونے کے فارم قائم کرنے کے لئے تھل کے علاقے میں ایک ایک ہزار ایکڑ اراضی کے تین چک محکمہ زراعت کے سپرد کر دیئے جائینگے ان فارموں میں مہاجر مزارعین کو بسایا جائیگا۔ ان میں سے ایک فارم پر مشینی زراعت کے تجربے بھی کئے جائینگے اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے غیر مسلموں کے ٹریکٹروں میں سے جو حال ہی میں حاصل کئے گئے ہیں۔ وہاں بہت جلد بھیج دیئے جائینگے۔

پاکستانی دستور ساز اسمبلی کی کارروائی لاہور ریڈیو سے نشر ہوگی

لاہور ۲۷ مئی ریڈیو پاکستان کے نامہ نگار خصوصی ۲۷ اور ۲۸ مئی ۴۸ء کو پاکستان پارلیمنٹ کی چشم دید کارروائی نشر کریں گے۔ اوقات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۲۷ مئی ۳۰-۸ تا ۴۵-۸ شام
انگریزی میں دستور ساز اسمبلی کی کارروائی

۲۸ مئی ۳۰-۸ تا ۴۵-۸ شام
اردو میں دستور ساز اسمبلی کی کارروائی

(نامہ نگار خصوصی)

پیر صاحب مانکی شریف کا طوفانی دورہ

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۲۷ مئی
شیخوپورہ سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ آل پاکستان مسلم لیگ شریعت گروپ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کے سلسلے میں پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے پیر صاحب مانکی شریف پرسوں شیخوپورہ پہنچے۔ خلافت پاکستان گروپ کے رکن عبدالستار خاں نیازی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ قبائلیوں نے جو شیخوپورہ آئے ہوئے ہیں۔ رائفلوں سے ہوائیں فائر کر کے آپ کا استقبال کیا۔ ایک جلسہ سہ پہر کو منعقد ہوا۔ جس میں نیازی صاحب نے اپنے گروپ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد تقریر کرتے ہوئے پیر صاحب مانکی شریف نے کہا ہمیں موجودہ غیر اسلامی نظام کو بدل کر خالصتہً اسلامی اور شرعی نظام قائم کرنا ہے۔ یہ دونوں گروپ شریعت کو پاکستان کا آئندہ آئین بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں کمیونسٹوں اور اینگلو محمڈن نوابوں کی پاکستان سے عدم خیر خواہی کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ دونوں طبقے شریعت کی مخالفت میں ہم آہنگ ہیں۔ — ص ص

آرٹ کے مکمل اور لاثانی نمونے مشرقی پنجاب کے حصے میں

عجائب گھر کی عجیب و غریب تقسیم

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۲۷ مئی
یہ امر حیران کن ہے۔ کہ ہندوستان پاکستان کے بیشمار عجائب گھروں میں سے صرف لاہور کا ہی ایک ایسا عجائب گھر ہے۔ جسے تقسیم کا تختہ مشق بنایا گیا ہے۔ متعدد سوال کرنے پر بھی عجائب گھر کے منتظمین اعلےٰ یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ اس کی تقسیم کن اصولوں پر عمل میں لائی گئی ہے۔

بہر حال تقسیم کچھ اس انداز سے عمل میں لائی گئی ہے۔ کہ بہترین اشیاء آرٹ کے مکمل اور لاثانی نمونے مشرقی پنجاب کے حصے میں آئے ہیں۔ گیلری میں بہترین اشیاء کی جگہ خالی و ویران پڑی ہے۔

واضح رہے کہ عجائب گھر لاہور کے یہ لاثانی نقوش تین سو سال قبل ہی جمع کرنے شروع ہو گئے تھے۔ رنجیت سنگھ کے عہد میں بھی ان میں معتدبہ اضافہ ہوا۔ پھر ملکہ وکٹوریہ اور دیگر وائسرائوں کے عہد میں ان میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اور اس وقت یہ عجائب گھر مغل دور کی نقاشی کے بہترین نمونوں اور انتہائی قیمتی تاریخی دستاویزوں سے بھرا پڑا تھا۔
دلچسپ تاریخی دستاویزوں اور قیمتی نوادر میں امیر تیمور اعظم کا ایک خنجر اور شہنامے کا ایک مصور مسودہ بھی شامل ہے۔

وسط جون میں فسادات کے اندیشے بے بنیاد ہیں

لاہور ۲۷ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب نے یہ اعلان جاری کیا ہے کہ یہ بات حکومت کے علم میں لائی گئی ہے۔ کہ عوام میں یہ افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کہ مملکت پاکستان معرض خطر میں پڑ جائے گی۔ اور وسط جون کے قریب فسادات شروع ہو جائینگے۔ حکومت یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ یہ افواہیں قطعاً بے بنیاد ہیں اگر فتنہ پرداز اشخاص نے عوام کے احساس کی اس حالت سے جو ان افواہوں کے جاری رہنے سے پیدا ہو سکتی ہے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تو حکومت انہیں فی الفور دبا دے گی۔ حکومت مغربی پنجاب قائداعظم کی اعلان کردہ پالیسی کے مطابق تمام اقلیتوں کی حفاظت کرے گی۔ پاکستان کے تمام وفادار شہریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قسم کی افواہوں کی تردید کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور ان تمام لوگوں کو جو خود کو خطرہ میں محسوس کرتے ہیں۔ اس کا یقین دلائیں کہ ان کا اندیشہ بے بنیاد ہے۔ اور ان کی حفاظت نہ صرف حکومت کی قوت سے کی جائے گی۔ بلکہ ان کے ابنائے وطن بھی ان کی حفاظت کریں گے۔

مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ کراچی کا میئر منتخب ہو گیا

کراچی ۲۶ مئی چوہدری خلیق الزمان ناظم اعلیٰ پاکستان مسلم لیگ کی مداخلت کے نتیجہ میں کہ جنہوں نے سردار اے کے گبول کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ مسلم لیگ کے امیدوار حاجی اللہ انہ کے حق میں دستبردار ہو جائیں۔ مسلم لیگ کا امیدوار ۴۹-۱۹۴۸ء کے لئے بلا مقابلہ کراچی کارپوریشن کا میئر منتخب ہو گیا۔ ایک دوسرے امیدوار مسٹر سہراب کٹراک جو کہ پارسی ہیں بھی امیدواری سے دستبردار ہو گئے تھے۔ سردار گبول نے دستبرداری کا اعلان کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے چوہدری خلیق الزمان کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ایسا اقدام کیا۔ کیونکہ انہوں نے کہا کہ کارپوریشن کے لیگی ارکان میں افتراق کی صورت نہ پیدا کی جائے

— کراچی ۲۶ مئی پاکستان ریلوے کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنے کل کے اجلاس میں جو وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر کی زیر صدارت کراچی میں منعقد ہوا اس امر کی سفارش کی کہ ریل گاڑیوں کے درجہ اول کو سرے سے اڑا دیا جائے۔ اور موجودہ سیکنڈ کلاس کے کرایہ میں تھوڑا سا اضافہ کر دیا جائے۔

ص ص کل پیر صاحب مانکی شریف مع اپنے رفقاء کار کے گوجرانوالہ کو روانہ ہو گئے۔

پاکستان اور انڈیا کے مشترکہ دفاع کا مسئلہ

کراچی۔ ۲۶ مئی آج پاکستان پارلیمان میں خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان سے پوچھا گیا۔ آیا پاکستان اور ہندوستان کے مشترکہ دفاع کی کوئی سکیم طے ہوئی ہے؟

خان لیاقت علی خان نے جواب میں قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کا ایک سابقہ بیان پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور انڈیا دونوں مملکتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی بری اور بحری سرحدات کی حفاظت کے لئے دو آزاد اور خود مختار مملکتوں کی حیثیت میں دوستوں کی طرح کام کریں۔
قائداعظم کا بیان سنانے کے بعد وزیر اعظم نے فرمایا۔ جب کبھی مشترکہ دفاع کی کسی سکیم کا مرتب کرنا ممکن ہوا۔ تو پاکستان گورنمنٹ اس بنیاد پر انڈین یونین سے گفت و شنید کرے گی۔

مشرقی پاکستان سے ہندوؤں کے اخراج میں کمی!

کراچی ۲۶ مئی وزیر قانون و ضابطہ حکومت پاکستان مسٹر جے این منڈل نے ایک اخباری ملاقات میں اس پر اظہار طمانیت کیا۔ کہ کلکتہ میں منعقدہ حالیہ بین الملکتی کانفرنس کے بعد ہندوؤں کا اخراج کافی کم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مشرقی بنگال کو اب صوبہ کی غذائی اور پارچاتی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے فوری اقدام لینے چاہئیں مسٹر منڈل جو گذشتہ جمعرات کو کلکتہ آئے تھے۔ اپنی شدید علالت کے بعد رو بصحت ہو رہے ہیں۔ صحت بہتر ہونے پر مسٹر منڈل لوگوں کی حالت دیکھنے کے لئے ڈھاکہ اور مشرقی بنگال کے چند دیگر مقامات بھی جائینگے۔

— لاہور ۲۷ مئی۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے کھنڈ ساری چینی کے استعمال کے سے تمام پابندیاں دور کر دی ہیں حلوائی، مٹھائی بنانے والے اور صنعتی و دیگر ادارے اب اس چینی کو آزادانہ استعمال کر سکتے ہیں۔

"اسلام اور مسئلہ ارتقاء" پر دلچسپ لیکچر

مندرجہ بالا لیکچر گذشتہ اتوار کو منعقد کیا جانا تھا مگر صاحب مضمون کی ہنگامی مصروفیت کی وجہ سے یہ لیکچر اب انشاء اللہ العزیز اتوار کے دن مورخہ ۳۰ مئی ۴۸ء کو شام کے ۷½ بجے رتن باغ کے احاطے میں منعقد ہو گا۔ فاضل لیکچرار کا نام خواجہ عبدالحمید صاحب ایم اے پروفیسر فلاسفی گورنمنٹ کالج لاہور ہے۔ اہل ذوق اصحاب مطلع رہیں۔ عبدالسلام اختر ایم اے سیکرٹری